معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

اخلاقیات

(۳)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۱ ——

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،[1] أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِيْ جِدَارِهِ“، ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَا لِيْ أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ، وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔[1] ابو ہریرہ یہ روایت سناتے، پھر کہتے تھے: کیا وجہ ہے، میں دیکھتا ہوں کہ تم اِس سے منہ پھیرے ہوئے ہو؟[2] خدا کی قسم، میں وہی کھونٹی[3] تمھارے کندھوں کے درمیان گاڑ دوں گا۔[4]

۱۔ پڑوسی کے معاملے میں جو رویہ ہر بندۂ مومن کو اختیار کرنا چاہیے، یہ اُسی کے ایک پہلو کی طرف توجہ دلائی ہے۔

ساتھ ساتھ رہتے ہوئے کئی ضرورتیں ایک دوسرے سے متعلق ہو جاتی ہیں، اُنھی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دیوار مشترک ہوتی ہے اور کسی کو اُس میں کھونٹی گاڑنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِس سے روکنا نہیں چاہیے، بلکہ اِس طرح کی تمام ضرورتوں کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیے، اِس لیے کہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کے مطابق زندگی بسر کرنے کا یہی تقاضا ہے۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سناتا ہوں تو تمھیں باور نہیں آتا کہ آپ نے یہ فرمایا ہوگا، لہٰذا اُس پر عمل کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

۳۔ یعنی جس کے بارے میں ہدایت فرمائی گئی تھی کہ اُس کو گاڑنے سے نہ روکا جائے۔

۴۔ یہ زجر و توبیخ کا جملہ ہے۔ مدعا یہ ہے کہ اِس کے بعد تم اِسی کے مستحق ہو کہ وہ کھونٹی تمھارے کندھوں کے درمیان گاڑ دی جائے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۲۲۹۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتب میں نقل ہوئی ہے:

موطا، امام مالک، رقم ۱۴۰۷۔ مسند شافعی، رقم ۱۰۱۶۔ مسند الحمیدی، رقم ۱۰۳۰، ۱۰۳۰۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۲۴۳۳، ۲۳۴۳۲، ۳۵۶۱۸۔ مسند احمد، رقم ۶۹۷۸، ۷۱۰۲، ۷۵۱۳، ۸۹۸۹، ۹۵۵۶، ۹۷۵۰۔ صحیح مسلم، رقم ۳۰۲۷۔ سنن ترمذی، رقم ۱۲۶۹۔ سنن ابوداؤد، رقم ۳۱۵۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۳۲۸۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۲۱۴، ۶۲۷۴۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۴۴۱۷، ۴۴۱۸، ۴۴۱۹، ۴۴۲۰۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۰۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۳۸۷، ۲۶۹۱، ۲۸۲۷، ۸۱۸۷۔ مسند الشامیین، طبرانی، رقم ۳۶۳۔ سنن دار قطنی، رقم ۳۹۸۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۰۵۱۹، ۱۰۵۲۱، ۱۰۹۸۲، ۱۰۹۸۳۔ معرفۃ السنن والآثار، رقم ۳۲۰۸، ۳۲۸۹، ۳۲۹۰۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۹۵۸، ۱۰۵۱۶، ۱۰۵۱۷، ۱۰۵۱۸۔

۲

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،[۱] عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا نَقَصَتْ

صَدَقَةٌ مِنُ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبدًا بِعَفوٍ إِلَّا عِزًّا،[۲] وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ“.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دینے سے کوئی مال کبھی کم نہیں ہوتا،[۱] جو بندہ معاف کردے، اللہ اُس کی عزت ہی بڑھاتا ہے، اور جو اللہ کی خاطر عاجزی اختیار کرے، اُس کا صلہ یہی ہے کہ اللہ اُس کا درجہ بلند کردے۔

۱۔ اللہ کی راہ میں انفاق پر ابھارنے کے لیے یہ تسلی اور بشارت کا جملہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اِس سے جو کمی ہوگی، اللہ یہاں بھی کسی نہ کسی طریقے سے اُس کو پورا کردیں گے اور آخرت میں بھی کئی گنا اضافے کے ساتھ اُس کا صلہ دیں گے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۶۵۹۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

سنن ترمذی، رقم ۲۰۲۹۔ سنن دارمی، رقم ۱۶۳۲۔ مسند احمد، رقم ۷۲۰۶، ۸۷۸۲۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۴۳۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۲۴۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۸۰۲، ۱۲۳۹۴۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۴۵۸۔ مسند ابن زیدان، رقم ۹۴۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۵۰۹۲۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۷۲۰۶ میں یہ بات اِس اسلوب میں نقل ہوئی ہے: ’وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنُ مَظُلَمَةٍ، إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا‘ ”اور جو آدمی کسی بے انصافی سے درگذر کرلے، اللہ اُس کی عزت ہی میں اضافہ فرماتا ہے“۔

۳

عَنُ عِيَاضِ بُنِ حِمَارٍ،[۱] أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللّٰهَ أَوُحَى إِلَيَّ أَنُ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَبُغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفُخَرَ أَحَدٌ عَلَى

أَحَدٍ".

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو، یہاں تک کہ نہ تم میں سے کوئی کسی پر زیادتی کرے اور نہ کسی پر اپنی بڑائی کی دھونس جمانے کی کوشش کرے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس رویت کا متن سنن ابی داؤد، رقم ۴۲۵۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن کتابوں میں نقل ہوئی ہے: الادب المفرد، رقم ۴۲۳۔ مسند بزار، رقم ۲۹۷۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۴۴۲۳۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۶۱۶۱۔

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہو: سنن ابن ماجہ، رقم ۴۲۱۴ اور الادب المفرد، بخاری، رقم ۴۲۶۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۴

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ[1]، وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ غرور و تکبر خیمے والوں میں ہے جو چلّا کر بولتے ہیں اور وقار و اطمینان بھیڑ بکری والوں میں ہے۔[1]

۱۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ لوگوں کا رہن سہن، ماحول اور پیشے اُن کے اخلاق اور رویوں پر اثر انداز ہوتے ہیں، اِس لیے محتاط رہنا چاہیے کہ آدمی اِن چیزوں کے برے اثرات سے اپنے آپ کو، جس حد تک ممکن ہو، بچا کر رکھے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۸۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت مسند احمد، رقم ۸۰۴۱ اور مستدرک حاکم، رقم ۱۵۷ میں نقل ہوئی ہے۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۸۰۴۲ میں 'الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ' کے بجاے 'الْخُيَلَاءُ وَالْفَخْرُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ' کے الفاظ ہیں، یعنی تکبر اور فخر تو گھوڑوں اور اونٹوں والے لوگوں میں ہوتا ہے۔

۵

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ،[۱] قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْعِزُّ[۲] إِزَارُهُ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ، [يَقُولُ اللّٰهُ][۳] فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ".[۴]

ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عزت پروردگار کی ازار اور بزرگی اُس کی ردا ہے۔[۱] اللہ فرماتا ہے: جو شخص اِن چیزوں کو مجھ سے لینے کے لیے جھگڑے گا، میں اُس کو عذاب دوں گا۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ یہ سب چیزیں خدا ہی کے شایان شان ہیں، وہی اِن کو اوڑھنے اور پہننے کا حق رکھتا ہے۔ بندوں کی شان عجز وانکسار ہے اور اُن کو ہمیشہ اِسے ہی اپنی ازار اور ردا بنانا چاہیے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۴۷۵۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ اِن صحابہ سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند ابو داؤد طیالسی، رقم ۲۴۹۹۔ مسند الحمیدی، رقم ۱۰۹۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۹۹۶۔ مسند اسحاق، رقم ۲۳۸۔ مسند احمد، رقم ۷۲۸۰، ۸۶۹۵، ۹۱۵۴، ۹۳۰۳، ۹۴۹۰۔ الادب المفرد، رقم ۵۴۹۔ سنن ابو داؤد، رقم ۳۵۶۹۔

سنن ابن ماجہ، رقم ۴۱۷۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۳۲، ۵۷۸۸۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۴۸۳۵، ۹۴۸۶۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۸۹۔ مسند شہاب، رقم ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱۔ معرفۃ السنن والآثار، رقم ۵۲۸۴۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۷۶۷۴۔

۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۱۷۲۔

۳۔ سنن ابی داؤد، رقم ۳۵۶۹ میں 'الْعِزّ' کے بجائے 'وَالْعَظَمَةُ' نقل ہوا ہے، دونوں سے ایک ہی مدعا کا اظہار مقصود ہے۔

۴۔ سنن ابی داؤد میں یہ بات اِس اسلوب میں نقل ہوئی ہے: 'فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ' ''جو اِن میں سے کسی چیز کو بھی، مجھ سے چھیننا چاہے گا، میں اُسے جہنم میں ڈال دوں گا''۔

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤١٨هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة**. ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفٰى الباز.

ابن ماجة، ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب**. ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه**. ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**. ط٣. تحقيق:

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

مصطفٰی دیب البغا. بیروت: دار ابن کثیر.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرٰى**. ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ / ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي. (١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى**. ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com